شذرات

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ نہ صرف ہند پاکستان میں بلکہ عرب ممالک کے علمی حلقوں اور مغربی درس گاہوں میں بھی اب شاہ ولی اللہ اور ان کی تعلیمات سے خاص دلچسپی لی جا رہی ہے عرب دنیا میں تو شاہ صاحب کی مشہور کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" کا ایک عرصہ ہوا، تعارف ہو چکا ہے۔ اور جیسا کہ "الرحیم" کے نومبر کے شمارے میں ایک مضمون میں بتایا گیا ہے، مغربی درسگاہوں میں اب یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے مسلمانوں کی "جدید" زندگی کی تاریخ کے مطالعے میں ابتدا شاہ ولی اللہ سے ہونی چاہیئے حال ہی میں پاکستان کے ایک مؤقر دینی مجلّہ میں ایک اہل قلم نے لکھا ہے کہ جہاں تک ہندپاکستان میں اسلامی احیا کے کام کا تعلق ہے، ایک ایماندار مورخ مجبور ہے کہ ان ڈھائی سو سالوں کو شاہ ولی اللہ کا دور قرار دے۔

شاہ ولی اللہ صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ ان کے بعد ان کے جو "علوم ظاہرہ" ہیں، جن سے ان کی مراد کتاب و سنت کے علوم ہیں، ان کی پہلے نشر و اشاعت ہوگی اور اس کے بعد ان کے "علوم باطنہ" یعنی علوم حکمیہ کو فروغ ہوگا۔ اب جہاں تک شاہ صاحب کے علوم ظاہرہ کا تعلق ہے اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ ان کی جتنی نشر و اشاعت ہوئی ہے اس دو سو سال کے عرصے میں کسی اور صاحب علم کے علوم کی نہیں ہوئی، شاہ ولی اللہ کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز کے زمانے کا ذکر ہے کہ ایک غیر ہندوستانی عالم نے سارے ہندوستان کی سیاحت کی اور اسے علم حدیث کا کوئی بھی استاد ایسا نہ ملا، جو شاہ عبدالعزیز کا شاگرد نہ ہو۔ واقعہ یہ ہے کہ آج شاہ ولی اللہ کے اتباع کی بدولت کتاب و سنت کے علوم کے درس و تدریس کا جو چرچا برصغیر میں ہے، کسی بھی اور مسلمان ملک میں نہیں اور گزشتہ دو صدیوں میں مسلمانان پاک و ہند نے جتنی علم حدیث کی خدمت کی ہے، کسی اور ملک کے مسلمانوں نے نہیں کی۔

شذرات

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ نہ صرف ہندپاکستان میں بلکہ عرب ممالک کے علمی حلقوں اور مغربی درس گاہوں میں بھی اب شاہ ولی اللہ اور ان کی تعلیمات سے خاص دلچسپی لی جارہی ہے عرب دنیا میں تو شاہ صاحب کی مشہور کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" کا ایک عرصہ ہوا، تعارف ہوچکا ہے۔ اور جیسا کہ "الرحیم" کے نومبر کے شمارے میں ایک مضمون میں بتایا گیا ہے، مغربی درسگاہوں میں اب یہ تسلیم کرلیا گیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے سلمانوں کی "جدید" زندگی کی تاریخ کے مطالعے میں ابتدا شاہ ولی اللہ سے ہونی چاہیئے حال ہی میں پاکستان کے ایک مؤقر دینی مجلّہ میں ایک اہل قلم نے لکھا ہے کہ جہاں تک ہندپاکستان میں اسلامی احیاء کے کام کا تعلق ہے، ایک ایماندار مورخ مجبور ہے کہ ان ڈھائی سو سالوں کو شاہ ولی اللہ کا دور قرار دے۔

شاہ ولی اللہ صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ ان کے بعد ان کے جو "علوم ظاہرہ" ہیں، جن سے ان کی مراد کتاب و سنت کے علوم ہیں، ان کی پہلے نشر و اشاعت ہوگی اور اس کے بعد ان کے "علوم باطنہ" یعنی علوم حکمیہ کو فروغ ہوگا۔ اب جہاں تک شاہ صاحب کے علوم ظاہرہ کا تعلق ہے اس سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کہ ان کی جتنی نشر و اشاعت ہوئی ہے اس دو سو سال کے عرصے میں کسی اور صاحب علم کے علوم کی نہیں ہوئی، شاہ ولی اللہ کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز کے زمانے کا ذکر ہے کہ ایک غیر ہندوستانی عالم نے سارے ہندوستان کی سیاحت کی اور اسے علم حدیث کا کوئی بھی استاد ایسا نہ ملا، جو شاہ عبدالعزیز کا شاگرد نہ ہو۔ واقعہ یہ ہے کہ آج شاہ ولی اللہ کے اتباع کی بدولت کتاب و سنت کے علوم کے درس و تدریس کا جو چرچا برصغیر میں ہے، کسی بھی اور مسلمان ملک میں نہیں اور گزشتہ دو صدیوں میں مسلمانان پاک و ہند نے جتنی علم حدیث کی خدمت کی ہے، کسی اور ملک کے مسلمانوں نے نہیں کی۔